بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ

اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لیکر اترا تمہارے دل پر (شعراء ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴)

تعظیمِ کتاب اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۲۲

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان، (۲۰۰٦ء/۱۴۲٦ھ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ

اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لیکر اترا تمہارے دل پر (شعراء ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴)

تعظیمِ کتاب اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۲۲

ادارہ مسعودیہ

۲/۶،۵۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان، (۲۰۰۶ء/۱۴۲۷ھ)

Marfat.com

Marfat.com

کتاب مبین

☆ ...... جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے

☆ ...... جس میں حکمت ہی حکمت ہے

☆ ...... جس میں دانائی ہی دانائی ہے

☆ ...... جس میں روشنی ہی روشنی ہے

☆ ...... جس میں نور ہی نور ہے

☆ ...... جس میں ہدایت ہی ہدایت ہے

☆ ...... جس میں شفا ہی شفا ہے

☆ ...... جس میں علم ہی علم ہے

☆ ...... جس میں عظمت ہی عظمت ہے

☆ ...... جس میں آسانی ہی آسانی ہے

☆ ...... جس میں رحمت ہی رحمت ہے

☆ ...... جس میں یقین ہی یقین ہے

☆ ...... جس میں نصیحت ہی نصیحت ہے

Marfat.com

☆...... جس میں امید ہی امید ہے

☆...... جس میں حق ہی حق ہے

☆...... جس میں ماضی کی خبریں ہیں

☆...... جس میں حال سے آگاہی ہے

☆...... جس میں مستقبل کی خبریں ہیں

☆...... جس کو سن کر آنسو بہہ نکلتے ہیں

☆...... جس کو سن کر دل تڑپ اٹھتے ہیں

☆...... جس کا ذکر پچھلی کتابوں میں ہے

☆...... جس کو جبریل امین نے اتارا

☆...... جس کو محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا

☆...... جو اتنی بھاری کہ پہاڑ تھرا جائیں

☆...... جو اتنی ہلکی کہ دل میں سما جائے

☆...... جو علوم فنون کا ذخیرہ ہے

☆...... جو زندگی کا سرمایہ ہے

☆...... جو تاریکیوں سے روشنیوں میں لاتی ہے

☆...... جو اترنے سے پہلے جانی پہچانی تھی

Marfat.com

☆ ...... جوانسانوں پر اللہ کی عظیم رحمت ہے

☆ ...... جوصدیوں سے محفوظ ہے

☆ ...... جورازوں کا خزانہ ہے

☆ ...... جومعموں کا حل ہے

☆ ...... جواللہ کا کلام ہے

☆ ...... جواللہ کی کتاب ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (القرآن الحکیم) بخط

کتاب حکیم

نظام مملکت، تدبیر منزل اس میں پنہاں ہے
اس میں راز ہے مضمر ہماری کامرانی کا
اسی نورالٰہی سے دو عالم میں اجالا ہے
یہی سامان ہے ہم بیکسوں کی شاد مانی کا
ہر ایک صورت علاج نفس امارہ کا نسخہ ہے
ہر آیت ازالہ ہے دلوں کی نا توانی کا
ہر اک پارہ ہے سیمیں بلکہ زرّین نعمت باری
یہی اکسیر بنتا ہے حیات جاودانی کا
کلام حضرت حق اور زبان احمد مرسل
صحابہ نے مزا لوٹا ہے اس کی درفشانی کا

محدث کبیر شاہ وجیہہ الدین احمد خان رام پوری مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ادب واحترام اسلامی معاشرے کی جان اور روح ہے، بغیر روح کے جسم بے جان ہے..... ادب کی محرک، محبت ہے...... محبت کی محرک، عظمت ہے...... عظمت کی محرک، حقیقت ہے، جب حقیقت کا انکار کیا جائے گا عظمت کا ادراک ختم ہو جائے گا، جب عظمت کا انکار کیا جائے گا، محبت کا احساس ختم ہو جائے گا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو حقیقتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور ان کی عظمت کا احساس دلایا ہے، فرمایا:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝[۱]

(اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے)

اللہ کی نشانیاں، اللہ کی نشانیاں ہیں، بندوں کو اس کا ادراک واحساس ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی نشانیوں کی تعظیم وتوقیر کا یوں درس دیا۔

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ط[۲]

۱۔ قرآن کریم، ۳۲/ حج/ ۲۲ ۲۔ قرآن کریم، ۱۲۵/ بقرہ/ ۲

Marfat.com

(اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ)

اس پتھر کو بیت اللہ کے دروازے کے سامنے نصب کروا کر یادگار بنادیا گیا، یہ اس پتھر کی تعظیم و تکریم تھی۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا:۔

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○[1]

(تو تو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے)

وادی مقدس جو ربّ جلیل کی جلوہ گاہ تھی اُس کی یہ تعظیم و تکریم کرائی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا حکم دیا گیا۔

۳۔ تابوت سکینہ، لکڑی کا وہ صندوق جو آسمان سے نازل ہوا تھا اور بڑا بابرکت تھا اس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کا تعارف کراتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد ہوا:۔

فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ○[2]

(جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ، معزز ہارون کے

۱۔ قرآن کریم، ۱۲/ طٰہٰ/ ۲۰ ۲۔ قرآن کریم، ۲۴۸/ بقرہ/ ۲

Marfat.com

ترے کی، اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے، بیشک اس میں
بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔)

اللہ اکبر! جس صندوق میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی بابرکت چیزیں رکھی ہوئی تھیں اُس کو فرشتے اٹھا رہے ہیں۔

میرے ایک دوست نے بتایا جس کو بیت اللہ کے اندر جانے کا شرف حاصل ہوا:

''میں نے دیکھا کہ بیت اللہ کی چھت میں الگنیوں پر پرانے برتن ٹنگے ہوئے ہیں۔''

یقیناً یہ برتن حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہوں گے۔ اب نہ معلوم ہیں یا نہیں کیوں کہ بیت اللہ کی تعمیر نو ہو چکی ہے۔۔۔ اس ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ کی نشانیوں کی قدر و منزلت کی جانی چاہیے، اُن کی بے قدری ربّ جلیل کے حکم کی توہین و تحقیر ہے۔

بیت اللہ شریف، اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے، بیت اللہ سنگ و خشت کی عمارت کا نام نہیں بلکہ تحت الثریٰ سے وراء الوراء بیت اللہ ہی بیت اللہ ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

من اکرم القبلة اکرمه اللّٰه[1]

(جس نے بیت اللہ کی تعظیم کی اللہ نے اس کی تکریم فرمائی)

۱۔ دار قطنی عن الوضین بن عطاء مرسلاً بحوالہ علامہ علاء الدین المتقی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مطبوعہ بیروت، ج ۱۲، ص ۹۷

Marfat.com

اور فرمایا:۔

النظر الی الکعبة عبادة[1]

(بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے)

یہ بھی فرمایا:۔

لاتزال ھذہ الامة بخیر ما عظموا ھذہ الحرمة حق تعظیمھا فاذا ضیّعوا ذلک ھلکوا[2]

(یہ امت جب تک بیت اللہ کی پوری پوری تعظیم کرتی رہے گی ہمیشہ پھولتی پھلتی رہے گی اور جب اس کی تعظیم و تکریم چھوڑ دے گی ہلاک ہو جائے گی)

آپ نے ملاحظہ فرمایا بیت اللہ کی تعظیم کی کتنی تاکید کی گئی ہے۔ ہماری بھلائی اس میں ہے کہ ہم اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کریں۔

بیت اللہ، اللہ کا گھر ہے، قرآن کریم، اللہ کی کتاب ہے، اللہ کا کلام ہے...... بعض حضرات نے اس کو عام کتاب کی طرح سمجھ لیا ہے۔ ایسا نہیں ہے، یہ جیسی ہے ویسی ہی نازل ہوئی اور کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اور ایسی عربی میں جس پر عربی بولنے والا بھی قادر نہیں[3] کہ یہ اللہ کا

۱۔۔۔ کنز العمال، جلد۱۲، ص ۱۹۷

۲۔۔۔ ابن ماجہ عن عباس ابن ابی ربیعہ بحوالہ کنز العمال، جلد۱۲، ص۲۱۲

۳۔۔۔ قرآن کریم، ۳۴/طور/۵۲، ۲۳/ بقرہ/۲

Marfat.com

کلام ہے۔ بیشک قرآن کریم عربی میں نازل ہوا، یہ نہیں ہوا کہ مفہوم نازل ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عربی جامہ پہنا کر ہمیں عطا فرمایا...... قرآن کریم خود شاہد ہے کہ یہ عربی میں نازل ہوا ہے۔[۱]

فرمایا:۔

۱۔ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○ (۱۹۵/شعراء/۲۶)

(روشن عربی زبان میں)

۲۔ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ (۹۸/دخان/۴۴)

(تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان (عربی) میں یوہی آسان فرمایا)

○

قرآن حکیم کتاب ہی تھا اور کتابی صورت میں ہمارے سامنے آیا...... قرآن کریم میں بار بار ذکر کیا گیا...... ذلك الكتٰب لاريب فيه[۲] ...... كتٰب من عندالله[۳] ...... ان الله نزل الكتٰب بالحق[۴] ...... انزل عليك الكتٰب[۵] ......

۱۔۔۔ قرآن کریم، ۱۹۵/شعراء/۲۶ : ۹۷/مریم/۱۹ : ۹۸/دخان/۴۴ : ۱۰۳/النحل/۱۶ : ۲/یوسف/۱۲ : ۱۱۳/طٰہٰ/۲۰ : ۲۸/زمر/۳۹ : ۳/فصلت/۴۱ : ۷/شوریٰ/۴۲ : ۳/زخرف/۴۳

۲۔۔۔ قرآن کریم، ۲/بقرہ/۲   ۳۔۔۔ قرآن کریم، ۸۸/بقرہ/۲ : ۲/غافر/۴۰

۴۔۔۔ قرآن کریم، ۱۷۶/بقرہ/۲   ۵۔۔۔ قرآن کریم ۷/ال عمران/۳

Marfat.com

کتٰب اللہ[۱] ...... الکتٰب مبین[۲] ...... الکتٰب منیر[۳] ...... الکتٰب حکیم[۴]۔

اس کتاب کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری لی:۔

اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَ قُرۡاٰنَهٗ[۵]

(بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ میں ہے)

''قرآن'' کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو پڑھی جائے اور ''کتاب'' کے معنی جو لکھی جائے۔ قرآن کریم میں بار بار 'قرآن' کہا گیا ہے[۶] ...... یہ قرآن اللہ نے نازل کیا۔ یہ اللہ نے نازل کیا، کسی انسان کا اس میں عمل دخل نہیں اس لیے تعظیم و تکریم کے لائق ہے...... یہ عزت والا قرآن ہے اللہ نے بھیجا، جبریل امین نے اتارا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لکھا، علماء و صلحاء نے پھیلایا:۔

☆ ...... اللہ عزت والا[۷] (جل مجدہٗ)

☆ ...... اللہ کا رسول عزت والا[۸] (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۔۔ قرآن کریم، ۲۳/ ال عمران/ ۳: ۲۴/ نساء/ ۴: ۷۵/ انفال/ ۸

۲۔۔ قرآن کریم، ۲/ نمل/ ۲۷ ۳۔۔ قرآن کریم، ۱۸۴/ ال عمران/ ۳

۴۔۔ قرآن کریم، ۲/ لقمان/ ۳۱ ۵۔۔ قرآن کریم، ۱۷/ قیامۃ/ ۷۵

۶۔۔ قرآن کریم، ۱۸۵/ بقرہ/ ۲: ۱۹/ انعام/ ۶

۷۔۔ قرآن کریم، ۱۳۹/ نساء/ ۴: ۶۵/ یونس/ ۱۰: ۱۰/ فاطر/ ۳۵

۸۔۔ قرآن کریم، ۸/ منافقون/ ۶۳

Marfat.com

☆...... صحابۂ کرام عزت والے[1] (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

☆...... علماء وصلحاء عزت والے[2] (رحمہم اللہ تعالیٰ)

پھر جس رات اترا اس کی یہ شان یہ کہ ہزار مہینوں سے افضل ہو[3] ......
اور جو اترا اُس کی یہ ہیبت کہ پہاڑ پر اترتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا[4]۔ قلب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان یہ کہ اس پر اترا[5] ...... پھر جو کچھ اترا اُس کی شان یہ کہ اس میں ہر شے کا روشن بیان ہو[6] ......کوئی چیز ڈھکی چھپی نہ ہو ......تلاوت کی یہ شان کہ جب پڑھا جائے تو سننے والے خاموش رہیں[7]۔ اور جب تلاوت شروع کی جائے تو شیطان سے پناہ مانگی جائے[8] ......
کتاب مبین کی یہ شان کہ جن وانس جمع ہو جائیں تو ایک آیت بھی نہ لاسکیں[9]۔

جس کتاب کا یہ اہتمام اور یہ شان ہو وہ عزت والی نہ ہوگی؟ یقیناً وہ عزت والی ہے جس کو ''قرآن عظیم''[10] (عظمت والا قرآن) کہا گیا ......

۱۔۔۔ قرآن کریم، ۸/ منافقون/ ۶۳ ۲۔۔۔ قرآن کریم، ۸/ منافقون/ ۶۳
۳۔۔۔ قرآن کریم، ۳/ قدر/ ۹۷ ۴۔۔۔ قرآن کریم، ۲۱/ حشر/ ۵۹
۵۔۔۔ قرآن کریم، ۱۹۴/ شعراء/ ۲۶ ۶۔۔۔ قرآن کریم، ۸۹/ نحل/ ۱۶
۷۔۔۔ قرآن کریم، ۲۰۴/ اعراف/ ۷ ۸۔۔۔ قرآن کریم، ۹۸/ نحل/ ۱۶
۹۔۔۔ قرآن کریم، ۸۸/ اسراء/ ۱۷ ۱۰۔۔۔ قرآن کریم، ۸۷/ حجر/ ۱۵

Marfat.com

جس کو "قرآن مجید"[۱] (عزت والا قرآن) کہا گیا...... جس کو "قرآن کریم"[۲] (عزت والا قرآن) کہا گیا۔

قرآن کریم بوسیدہ ہو جائے، پڑھنے کے قابل بھی نہ رہے پھر بھی اُس کی تعظیم و تکریم کا حکم ہے، اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے یا ایسی اونچی جگہ رکھا جائے جہاں اُس کی کسی قسم کی تحقیر نہ ہو[۳]۔

قرآن کریم کی حقیقت تو ان احادیث شریفہ سے آشکار ہوتی ہے:۔

○......ان فضل القران علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه و ذلك ان القرآن منه خرج والیه یعود[۴]

(قرآن کی ساری کتابوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ساری مخلوق پر اللہ کی فضیلت کیوں کہ قرآن اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹے گا)

○......انکم لن ترجعوا الی الله بشئی احب الیه من شئی خرج منه یعنی القرآن[۵]

۱۔۔۔ قرآن کریم، ۱/ق/۵۰ ۲۔۔۔ قرآن کریم، ۷۷/واقعہ/۵۶

۳۔۔۔ ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۷۳، مطبوعہ استابول، ۱۳۲۷ھ

۴۔۔۔ ابن النجار عن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ، ابن مردویہ عن علی بحوالہ کنزالعمال، ج ۱، ص ۵۲۷

۵۔۔۔ المستدرک للحاکم عن جبیر بن نضیر بحوالہ کنزالعمال، ج ۱، ص ۵۲۷

Marfat.com

(بیشک تم اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیزوں میں جو اس سے نکلی ہیں قرآن کے سوا کسی شئے سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے)

قرآن کریم کی حق جل مجدہٗ سے اسی نسبت نے قرآن حکیم کو اتنا محترم و معظم بنایا کہ یہ حکم دیا گیا:۔

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○[1]

(اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہوتے ہیں)

اور فرمایا:۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ○[2]

(وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے)

اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا:۔

لا تمس القران الا وانت طاهر[3]

(قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تک تم پاک نہ ہو)

اسی لیے بعض اسلاف کرام اُس گھر میں بغیر وضو داخل نہ ہوتے جس میں قرآن کریم رکھا ہوتا۔[4]

۱۔۔۔ قرآن کریم ،۹۷/ واقعہ/۲۰

۲۔۔۔ قرآن کریم ،۲/ بینہ/ ۹۸

۳۔۔۔ طبرانی فی الکبیر/ دار قطنی/ المستدرک للحاکم بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۶۱۵

۴۔۔۔ المتحف فی احکام المصحف بحوالہ التذکار للقرطبی ،ص ۸۰

Marfat.com

اسلام میں تو کاغذ و قلم اور عام کتابوں کی قدر و منزلت ہے[۱]۔ پھر قرآن کریم کی قدر و منزلت کیوں نہ ہوگی!......اس لکھے ہوئے قرآن کریم کی شان تو یہ ہے:۔

- ......قرأة الرجل القران فی غیر المصحف الف درجة و قرأة فی المصحف تضاعف علی ذلك الی الف درجة[۲]

(بغیر دیکھے قرآن پڑھنے کا ہزار گنا ثواب ہے اور دیکھ کر پڑھنے کا اس سے ہزار گنا اور زیادہ)

- ......تبرك بالقران فهو كلام الله[۳]

(قرآن سے برکت حاصل کرو کہ وہ اللہ کا کلام ہے)

- ......القران افضل عن کل شئی دون الله و فضل القران علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه ۰ فمن و قرالقران فقد و قرالله و من لم یوقر القران فقداستخف بحق الله و حرمة القران عندالله کحرمة الوالد علی ولده و من

۱۔۔۔ تذکرۃ السامع والمتکلم، مطبوعہ بیروت، ص۱۷۲۔۱۷۱

۲۔۔۔ طبرانی وشعب الایمان عن اوس بن اوس الثقفی بحوالہ کنز العمال، ج۱، ص۵۱۶

۳۔۔۔ طبرانی عن الحکم بن عمیر، بحوالہ کنز العمال، جلد اول، ص۵۱۹

Marfat.com

جعل القران امامه قاده الی الجنة و من جعله خلفه ساقه الي النار، يقول الله عزو جل يا حملة كتاب الله استجيبوا الله بتوقير كتابه يزد كمحباً و يحببكم الى خلقه[1]

قرآن ہر چیز سے افضل ہے سوائے اللہ کے اور قرآن کی فضلیت ساری کتابوں میں ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت ساری مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی تعظیم کی اُس نے اللہ کی تعظیم کی جس نے قرآن کی تعظیم نہ کی اس نے اللہ کے حق اور عزت کو پامال کیا۔ قرآن اللہ کی نظر میں ایسا معزز ہے جیسے بیٹا، باپ کی نظر میں۔ جس نے قرآن کو پیشوا بنایا قرآن اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے پیٹھ پیچھے رکھا تو قرآن اسے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ”اے اللہ کی کتاب اُٹھانے والو! اللہ کی بات مان لو اور اللہ کی کتاب کی تعظیم کرو۔ تم سے اس کی محبت زیادہ ہوگی اور وہ تم کو اپنی مخلوق کے دلوں میں محبوب بنادے گا“۔

۶۔ من ادام النظر فی المصحف متع ببصره مادام فی الدنیا[1]

۱۔ کنز العمال، جلد اول، ص ۵۲۷

۲۔ عن ابن عباس بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۳۶

Marfat.com

(جو قرآن کریم کو ہمیشہ دیکھتا رہے گا جب تک دنیا میں رہے گا اس کی نظر محفوظ رہے گی۔)

○ ......نظفوا افواھکم فانھا طرق القران[۱]

(اپنے منہ کو پاک صاف رکھو کہ یہ قرآن کی راستے ہیں)

۷۵ سال پہلے جب فقیر نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو مسلمانوں کو قرآن کریم کا حد درجہ احترام کرتے دیکھا۔ قرآن کریم کپڑے کی چولی میں سیا جاتا، نہایت نفیس جزدانوں یا غلافوں میں رکھا جاتا، رحلوں یا تپائیوں پر رکھ کر پڑھا جاتا، کسی کو نہ دیکھا کہ وہ قرآن کریم زمین پر رکھ کر پڑھ رہا ہو یا کسی ایسی صورت میں جس سے قرآن کریم کی تذلیل وتحقیر ہوتی ہو...... خلفاء کرام نے اس کی تعظیم کی، صحابہ کرام نے اس کی تعظیم کی، صلحائے امت نے اس کی تعظیم کی۔

۱...... خلیفۃ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

عظموا القران[۲]

۲......حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم ہاتھ میں لیتے تو اُس کو بوسہ دیتے اور چہرے پر ملتے[۳]

۱۔ کنز العمال، ج ۱، ص ۶۱۱

۲۔ تفسیر قرطبی، مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۲۹

۳۔ درمختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۴۸

Marfat.com

۳......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کو بوسہ دیتے ا
فرماتے، ''میرے رب کا عہد، میرے رب کا منشور''[1]

۴......حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کو اپنے چہرے پر ملتے اور
فرماتے:۔

کتاب ربیّ کتاب ربیّ[2]

(یہ میرے رب کی کتاب ہے، یہ میرے رب کی کتاب ہے)

یہ قرآن کریم کی تعظیم و تکریم ہی تھی کہ دوسری جنگ عظیم میں صلح نامہ ورسائی میں مصحف عثمان کی اُس قدیم نسخہ کے بارے میں یہ عہد لیا گیا جو پہلی جنگ عظیم میں ترک افسر مدینہ منورہ سے استانبول لے گئے تھے پھر پہلی جنگ عظیم میں استانبول سے جرمنی لے جایا گیا کہ وہ معاہدہ کے نفاذ میں آنے کے چھ ماہ کے اندر اندر شاہ حجاز کو واپس دیا جائے گا۔[3]

دل کی باتیں عقل کی سمجھ میں نہیں آتیں، اسی لیے قرآن کریم میں دماغ کا ذکر نہیں، دل کا ذکر ہے، دل سے پوچھا جائے گا، آنکھ سے پوچھا جائے گا، کان سے پوچھا جائے گا۔[4]

قرآن کریم کی تکریم و تعظیم کے احکام آپ نے سنے، اب قرآن کریم

۱۔ درمختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۳۸

۲۔ فتاویٰ کبریٰ لابن تمیہ، مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۱۶۸

۳۔ ٹریٹی آف ورسائی، پارٹ ۳، سیکشن ۲، آرٹیکل ۲۴۶

۴۔ قرآن کریم، ۳۶/ اسراء/ ۱۷

Marfat.com

کی توہین اور تحقیر کی ممانعت کے احکام بھی سماعت فرمائیں۔

۱..... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا تضعوا کتاب اللہ الا موضعہ[۱]

(اللہ کی کتاب کو اپنے مقام پر رکھو)

یعنی اُس کی تعظیم وتوقیر کرو، کسی ایسی جگہ نہ رکھو جہاں اس کی اہانت ہوتی ہو۔

۲..... حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

لا تکتبوا القرآن حبث یؤطا[۲]

(قرآن کریم کو اس جگہ نہ رکھو جہاں وہ روندن یا لانگن میں آئے)

۳..... قرآن شریف زمین پر رکھنا، قرآن شریف کی طرف پیر کرنا، یا بطور تکیہ استعمال کرنا یا پیروں پر رکھ کر پڑھنا یا جوتوں کی ریک میں رکھنا اگر توہین کے ارادے سے ہے تو کفر ہے ورنہ سخت گناہ ہے کیوں کہ یہ عمل قرآن کریم کی تعظیم کے خلاف ہے[۳]

مملکت سعودیہ کے مفتی شیخ محمد صالح العثیمین کا یہ فتویٰ قابل توجہ ہے:۔

۱۔۔۔ التذکار القرطبی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۲۰/ کتاب المصاحف، ص ۲۱۷

۲۔۔۔ الاتقان فی علوم القرآن للسوطی، ج ۲، ص ۴۲۳ مطبوعہ بیروت

۳۔۔۔ تفسیر قرطبی، ج ۱، ص ۲۹، مطبوعہ بیروت/ فتاویٰ ھندیہ، مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۲۲/ امام زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۱۷۱/ آداب الشریعہ لابن مفلح، مطبوعہ بیروت ج ۲، ص ۲۹۷/ فتاویٰ ابن حجر ھیتمی، مطبوعہ دمشق، ص ۲۱۷

Marfat.com

لاشك أن تعظيم كتاب الله عزوجل من كمال الايمان و كمال تعظيم الانسان لربه وتعالىٰ ومد الرِجل الى المصحف أو إلى الحوامل التي فيها المصاحف أو الجلوس علىٰ كرسي أو ماصة تحتها مصحف ينافي كمال التعظيم لكلام الله عزوجل ولهذا قال أهل العلم انه يكره للانسان أن يمد رجله الى المصحف هذا مع سلامة النية والقصد، أما لواراد الانسان اهانة كلام الله فانه كفر لأن القرآن الكريم كلام الله تعالىٰ ، واذا رأيتم أحد أمدَّ رجليه الى المصحف سواء كان على حامل أو على الارض أورأيتم أحدا جالساً و تحته مصحف فأزيلوا المصحف عن أمام رجليه أوعن الكرسي الذي هو جالس وقولوا له لا تمد رجليك الى المصحف ،احترم كلام الله عزوجل۔

الدليل ماذكرته لك من أن ذلك ينافي كمال التعظيم لكلام الله ولهذا لو أنَّ رجلاً عندك أمامك ما استطعت أن تمد رجليك اليه تعظيماً له فكتاب الله أولى بالتعظيم۔

Marfat.com

یقیناً کتاب اللہ عزوجل کی تعظیم کمال ایمان سے ہے اور رب تبارک وتعالیٰ کی کامل تعظیم ہے۔ قرآن شریف کی طرف یا اُس صندوق کی طرف جس میں قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں، پیر پھیلانا یا ایسی کرسی اور میز پر بیٹھنا جس کے نیچے قرآن شریف ہوں، اس میں کلام اللہ عزوجل کی تعظیم نہیں ہے اس لیے علماء کرام نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلانا مکروہ فرمایا مگر یہ کراہت اس وقت ہے جب یہ عمل توہین کی نیت سے نہ ہو اگر توہین کی نیت سے ہو تو کفر ہے کیوں کہ قرآن کریم کلام اللہ ہے۔

پھر فرمایا:۔

اگر تم کسی کو دیکھو کہ اس نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلائے ہیں خواہ قرآن شریف میز پر ہو یا زمین پر...... یا کسی کو دیکھو کہ ایسی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جس کے نیچے قرآن شریف ہے تو (فوراً) قرآن شریف کو اس کے پیروں کی طرف سے اور کرسی کے نیچے سے اٹھاؤ اور اس سے کہہ دو ''اپنے پیر قرآن شریف کی طرف نہ پھیلاؤ، کلام اللہ عزوجل کا احترام کرو'' اس بات کی دلیل یہ ہے کہ یہ طریقہ قرآن کریم کی تعظیم وتوقیر کے خلاف ہے

Marfat.com

(اس کی مثال یوں سمجھئے کہ) اگر آپ کے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہو تو آپ اس کی تعظیم کی خاطر اُس کی طرف پیر نہیں پھیلائیں گے جب کہ قرآن شریف کی تعظیم تو اس سے بڑھ کر ہے۔ (محررہ ۲/شوال المکرّم ۱۴۱۱ھ)

مختصر یہ کہ قرآن حکیم کی تکریم و تعظیم آیات قرآنیہ، احادیث شریفہ اور صلحائے امت کے عمل سے عیاں ہے، اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہم کو وہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے اللہ اور اس کا رسول علیہ التحیۃ والتسلیم خوش ہوں مولیٰ تعالیٰ ہم کو قرآن عظیم کی اہانت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔۔ آمین اللّٰھم آمین

اس مقالے کی تدوین میں علامہ مفتی محمد جان مجددی نعیمی (مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، کراچی)، علامہ محمد رضوان احمد خان صاحب (استاد دارالعلوم نضرۃ العلوم، کراچی) اور آغا سہیل مجددی نے تعاون فرمایا، فقیر تہ دل سے ممنون ہے

۱۰/شوال المکرّم ۱۴۲۶ء
۱۳/نومبر ۲۰۰۵ء

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کراچی (اسلامی جمہوریہ، پاکستان)

Marfat.com

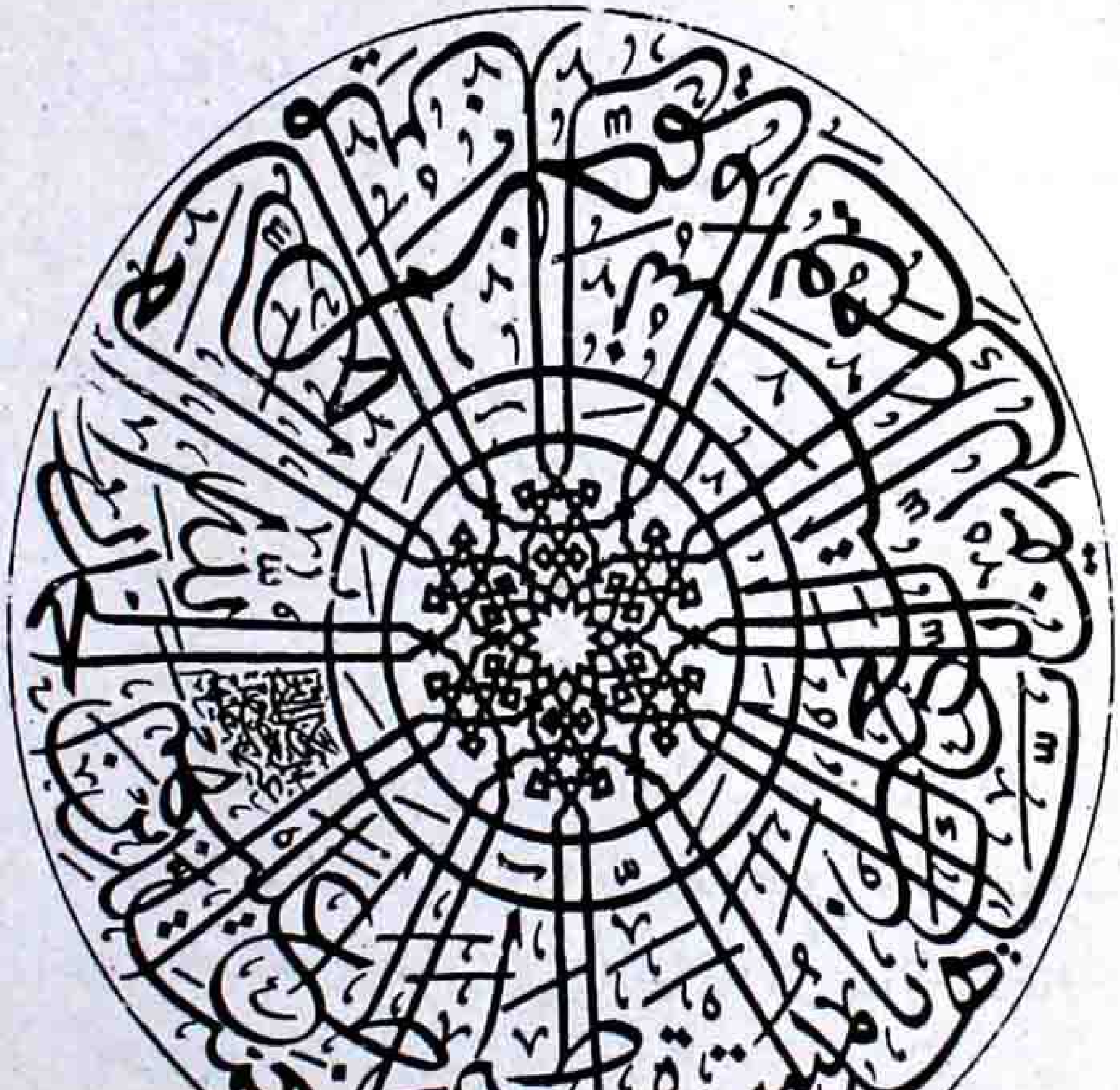

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون 92-21-6614747

۲۔ ضیاءالاسلام پبلی کیشنز۔ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف وعبدالراشد مسعودی۔اسٹاکسٹ ادارۂ مسعودیہ کراچی
شاپ نمبر B-2 سرجیج منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گلف ہوٹل صدر کراچی، پاکستان۔فون نمبر: 021-5217281
موبائل: 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110

۵۔ ضیاءالقرآن۔14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی
فون: 021-2630411-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال ۳۸۔اردو بازار لاہور فون نمبر۔042-7224899

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم۔
کڈہالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والنٹ اسٹریٹ سویٹ ۲ یونکرس، نیویارک 10701،
P.O.Box:1515 ٹیلیفون: 1705-709(914) فیکس: 1593-709(914)

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ مڈلینڈز B67 7JD،
انگلینڈ، U.K.۔

Marfat.com

IDARA-E-MAS 'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

Islamic Republic of Pakistan

ادارہ مسعودیہ ۔ کراچی
IDARA-E-MAS UDIA, KARACHI

Marfat.com